بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجماع اور باب اجتہاد

مصنفہ

ـ کمال فاروقی

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

اردو ترجمہ

از

مظہر الدین صدیقی

شائع کردہ

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ

حیدر علی روڈ ـ کراچی

۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء

کسی دستوری نظام کی صحیح اسلامی شکل کی انتخابی نوعیت کے لئے یہی اسلامی سند ھے جس کا ذکر اوپر کیا جاچکا ھے ۔ یہ کام امت کا ھے کہ وہ ان لوگوں کا انتخاب کرے جنہیں وہ اھلیت اور امانت کی صفات سے متصف سمجھتی ھے اور منتخب اشخاص کو بار بار کے انتخابات کے ذریعہ یا دوبارہ منتخب کرکے ان کی اھلیت و امانت کی تصدیق و توثیق کرے، یا ان کی جگہ دوسرے اشخاص کا انتخاب کرے، انہیں ان صفات سے عاری قرار دے اور اس کام میں ان کی تبدل پذیر موجودگی کا لحاظ رکھے۔ منتخب کردہ اور انتخابات میں ناکام اشخاص اپنے عہدہ کے فرائض کے دوران میں یا بے عہدہ ھونے کی صورت میں جو طرز عمل اختیار کریں گے اس لحاظ سے ان کی موجودگی تبدیل ھوجائے گی۔

اس سے صاف طور پر معلوم ھوتا ھے کہ جہاں تک اس عالم کا تعلق ھے اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو اسلام کی تعبیر و تاویل کا جو کام تفویض کیا ھے اس کی انجام دھی کے لئے ایک قانون ساز جماعت کا وجود ضروری ھے جس کی حیثیت جہاں تک اسلام کی تعبیر و تاویل کا تعلق ھے ایک مقتدر جماعت کی ھوگی ۔ مزید برآں امت کی محدود موجودگی کو ملحوظ رکھتے ھوئے اس کے خطا و لغزش سے بری ھونے کے جس نظریہ کا ذکر کیا جاچکا ھے اس کا اظہار ججوں کے وضع کردہ قوانین کے ذریعہ نہیں بلکہ قانون ساز جماعت کے وضع کردہ قوانین کے ذریعہ ھی ھوسکتا ھے۔

جو قانون صرف عدالتی نظائر کی بنا پر وضع کیا جائے وہ اپنے عمل اور ارتقاء میں سست رفتار ھونے کے علاوہ ناقابل تنسیخ بھی ھے اگر اس کی تشکیل میں کسی قانون ساز جماعت کی امداد شامل نہ ھو۔ علاوہ ازیں ایسا قانون اس لچک سے عاری ھوگا جس کی ضرورت اس وقت پیش آتی ھے جب کہ امت کی بدلتی ھوئی موجودگی کے مطابق فروعی قوانین کو منسوخ کرنے، ان میں ترمیم یا ان کی جگہ دوسرے قوانین وضع

Marfat.com

کرنے کی حاجت داعی ہو۔ اور ججوں کے وضع کردہ قوانین کی یہ عدم تغیر پذیری ہی اس ذہنی ایقان میں حارج ہوگی جو حقیقی عدل و انصاف کے لئے ضروری ہے' بالخصوص جہاں فقہی مذاہب کی کثرت ہو اوران کے مابین اختلافات پائے جائیں، جیسا کہ ایک حقیقی اسلامی معاشرہ میں ہونا ضروری ہے۔ اور غیر مسلموں کے قانونی نظامات میں جن کی حفاظت کرنا اور جن کے لئے تمام ضروری سہولتیں فراہم کرنا مسلمانوں کا ضروری فرض ہے اس صورت کے پیش آنے کا اور زیادہ احتمال ہے۔

ایک جج کے لئے یہ کافی دشوار کام ہے کہ وہ مختلف قانونی نظامات کے تحت وضع کردہ قوانین کا نفاذ عمل میں لائے، کیونکہ یہ قانونی نظامات دوسروں کے ہاتھوں مرتب ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسے قوانین کا عملی اطلاق یا نفاذ کرے گا تو اسے ان مختلف قانونی نظامات کے ماخذ اور اصولوں کی تعبیر و تاویل کی غیر فطری اور تقریباً ناقابل برداشت ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ نیز اسے مختلف قانونی نظامات کو خواہ وہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی ترقی اور نشو و نما دینا ہوگا۔ ہمارے روایتی اسلامی معاشرہ میں اکثر اوقات ججوں اور قاضیوں کو اس قسم کا نقطہ نظر پیدا کرنا پڑتا تھا، مفتیوں کی اس امداد کے باوجود جو انہیں حاصل ہوتی، کیونکہ اس معاشرہ کی عدالتوں میں نظری اور علمی سطح پر قانونی مشورہ کا کام انہیں مفتیوں کے سپرد تھا۔

شریعت کے اوامر کا تعین کرنا اور مختلف فقہی مذاہب کے تحت انفرادی یا اجتماعی حیثیت سے شرعی قوانین کو ترقی دینے کا کام یہ فقہی مذاہب خود بہتر طور پر سر انجام دے سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے موزوں ترین شکل یہ ہوگی کہ ایک قانون ساز جماعت بنائی جائے جو ایسے امانت دار اشخاص پر مشتمل ہو جنہیں باضابطہ طور پر اور محسوس طریقہ سے امت مسلمہ کے افراد نے منتخب کیا ہو جو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے خلفاء کی حیثیت رکھتے ہوں۔

Marfat.com

باب چہارم (تتمہ)

نتائج فکر

ج- اجماع اور شہود (Presence) (۱)

اس کتاب میں امت کے خطا و لغزش سے بری ہونے کے عقیدے کے بارے میں جس تجدید کی تجویز کی گئی ہے یعنی یہ کہ یہ عقیدہ امت کی موجودگی کی شرط سے مشروط ہے اس کی بنا پر (بشرطیکہ اجماع کو قانون سازی کا مسئلہ قرار دیا جائے) امت اس قابل ہوجائے گی کہ وہ اس فقہی نظریہ کا اطلاق کئی ایک معنوں میں کرسکے جن کی تقسیم ٹھیک ٹھیک طریقہ سے کی جاسکے گی۔

اس طرح سے ایک "(سادہ) اجماع" وہ ہوگا جو کسی خاص فقہی مذہب کا اجماع ہو اور جس میں وہ (اجماع کی اصل کے علاوہ) اپنے مخصوص اصول یعنی باضابطہ فقہی ماخذ کو استعمال میں لائے۔ کلی اجماع وہ ہوگا جو تمام مذاہب فقہ مل کر حاصل کریں اور جس کے لئے وہ اجماع کی اصل سے کام لیں بلا لحاظ اس امر کے کہ دیگر فقہی ماخذ یا اصول مثلاً قیاس اور سنت کے بارے میں ان کے کیا اختلافات

---

(۱) اس کتاب میں جہاں جہاں "شہود" یا "موجودگی" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے ایک مخصوص فنی معنی ہیں۔ مثلاً جب ہم امت کی کسی دور میں موجودگی کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ تاریخ کے کسی مخصوص دور میں جو امت مسلمہ موجود تھی وہ اس وقت موجود نہیں۔ یعنی وہ افراد جن پر اُس دور کی امت مسلمہ مشتمل تھی اب باقی نہیں۔ اِس لحاظ سے امت تو موجود ہے مگر اُس کی موجودگی بدل چکی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مجلس قانون ساز چند خاص افراد پر مشتمل ہو لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ افراد دوبارہ مجلس مذکور کے لئے منتخب نہ ہوسکیں تو مجلس قانون ساز موجود رہے گی مگر اس کی موجودگی بدل جائے گی۔

Marfat.com

ھیں۔ آئندہ کے لئے ''نص صریح'' اس حکم کو تصور کیا جائے گا جس پر تمام فقہی مذاھب (خواہ وہ اجماع کو ایک فقہی اصل کے طور پر استعمال کریں یا نہ کریں) متفق ھوں۔ اس طرح امت کی موجودگی کو محدود قرار دینے کا جو تصور پیش کیا گیا ھے اس کو تسلیم کرلینے کی صورت میں نص یا حکم صریح کا تصور آج بھی اھمیت رکھتا ھے۔

غالباً یہ سمجھ لینا آسان ھے کہ ''سادہ اجماع'' اور ''کلی اجماع'' کی تعریفات کیوں پیش کی گئیں ھیں۔ لیکن تیسری قسم کے لئے ''صریح'' کی اصطلاح کیوں استعمال کی گئی اس کی وجہ اتنی واضح نہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ھے کہ خطا و لغزش سے بری ھونے کے عقیدہ کو زمان و مکان اور شدت و وسعت کے اعتبار سے محدود قرار دینے کے باوجود قرآن اور سنت کے ایسے مفہومات ھوسکتے ھیں جنھیں ''حکم صریح'' کے روایتی استعمال کا مثنیٰ یا وارث قرار دیا جائے۔ اگر ھم اس بات پر غور کریں کہ ماضی کے کن حالات کے تحت کس حکم کو ''نص صریح'' قرار دیا گیا تو ھمیں معلوم ھوگا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اوائل اسلام میں کسی مخصوص قرآنی عبارت یا حدیث کے بارے میں کوئی اختلاف رائے ظاھر نہیں کیا گیا بلا لحاظ اس امر کے کہ صدر اول میں جب کہ ابھی فقہی مذاھب نے شعوری طور پر باضابطہ طریقے اور قولی حیثیت سے اپنے اصول وضع نہیں کئے تھے امت کے اھل علم اشخاص نے کس غیر شعوری اور سکوتی اصل یا کن اصول کا استعمال کیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست ھوگا کہ ''حکم صریح'' کی تقسیم کے تحت ان امور کو لانا جن پر تمام مذاھب فقہ کا اتفاق ھے بلا لحاظ اس امر کے کہ ان کے اصول کیا ھیں اور ان امور پر ان کا اجماع ھے یا غیر اجماع ''حکم صریح'' کے روایتی استعمال سے بالکل مطابقت رکھتا ھے اور اس کے بالکل مناسب حال ھے۔ کیونکہ ایسی صورت میں

اس مخصوص قرآنی عبارت یا حدیث کے صرف ایک ھی معنے ھوسکتے ھیں (''موجودگی'' کی تحدیدات کے اندر) بلا لحاظ اس کے کہ اس کو سمجھنے کے لئے کون سا مخصوص طریق کار استعمال کیا جائے۔

اب سادہ اجماع - کلی اجماع اور ''حکم صریح'' کے فقہی فیصلوں کی تقسیم کا ایک نظام صورت پذیر ھوگیا ھے جس کا انحصار اس امر پر ھے کہ آیا ایک فقہی مذھب یا وہ تمام مذاھب فقہ جو اجماع کو تسلیم کرتے ھیں یا سارے کے سارے اسلامی فقہی مذاھب نے ان فیصلوں کو تسلیم کیا ھے۔

اس کے علاوہ تقسیم کا ایک مزید طریقہ بھی ھوسکتا ھے جس کا انحصار اس بات پر ھوگا کہ زمان و مکان میں اس امت کی موجودگی کی وسعت کیا ھے جس نے کسی فقہی فیصلہ کی تائید کی ھے۔ اگر کسی مخصوص فقہی مذھب کے لئے یہ موجودگی کسی ایک خطۂ ارضی (مثلاً پاکستان) تک محدود ھے تو اسے (پاکستان کے لئے) (۱) ''مقامی اجماع'' کہا جائے گا۔ اگر کوئی فقہی فیصلہ ایسا ھے جس کو اس مخصوص فقہی مذھب نے سارے عالم اسلامی میں تسلیم کیا ھے تو یہ ''مکانی اجماع'' کہلائے گا۔

اگر کسی خاص مقام پر ھر زمانہ میں اس اجماع کو تسلیم کیا گیا ھے (لیکن یہ رائے چونکہ بعد میں قائم کی گئی ھے اس لئے اس میں ترمیم بھی کی جاسکتی ھے) تو اسے مخصوص مقام سے متعلق ''زمانی اجماع'' قرار دیا جائے گا۔ اگر اسے ھر زمانہ اور ھر مقام پر (یعنی سارے عالم

(۱) - راسخ العقیدہ گروہ کے فقہی نظریہ میں اس وقت بھی کوئی ایسا طریقہ نہیں جس کی رو سے اس امر کا جواز پیش کیا جا سکے کہ کسی اسلامی مملکت کے اھلیت رکھنے والے افراد اپنے اجماعی فیصلوں کو خطا و لغزش سے پاک رکھ سکتے ھیں - اگر وہ کسی خاص خطہ میں کسی امر پر متفق ھوجائیں تب بھی ان کی رائے کو ظن یا قابل خطا اجتہاد قرار دیا جائے گا -

اسلام میں یا زیادہ صحیح طور پر ہر اس خطہ میں جہاں اس مخصوص فقہی مذہب کے پیرو موجود ہیں) تسلیم کیا جاتا رہا ہے تو وہ ''حقیقی (یا زمان و مکان کا) اجماع کہلائے گا۔

اس بنا پر ذیل کے دیئے ہوئے نقشہ میں ان مختلف اقسام کے فقہی فیصلوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس نظام سے وجود میں آتے ہیں :-

	الف - مقامی (جو صرف ایک مقام سے متعلق ہو)	ب - مکانی (جو تمام مقامات سے متعلق ہو)	ج - زمانی (جس کو ہر زمانہ میں کسی مخصوص خطہ میں تسلیم کیا گیا ہو)	د - حقیقی (جس کو ہر زمانہ میں تمام خطوں میں تسلیم کیا گیا ہو (۱) -)
۱ - سادہ اجماع (صرف ایک فقہی مذہب کا)	''مقامی اجماع''	''مکانی اجماع''	''زمانی اجماع''	''حقیقی اجماع''
۲ - کلی اجماع (تمام فقہی مذاہب کا، جو اجماع کو اصل کے طور پر تسلیم کریں)	''مقامی کلی اجماع''	''مکانی کلی اجماع''	''زمانی کلی اجماع''	''حقیقی کلی اجماع''
۳ - صریح (فقہ اسلامی کے تمام مذاہب)	''مقامی صریح''	''مکانی صریح''	''زمانی صریح''	''حقیقی صریح''

اس تقسیم کی مزید ذیلی تقسیم کی جاسکتی ہے ۔ مثلاً ایک مقام یا خطہ میں ایک ہی زمانہ کا اجماع مگر مختلف زمانوں میں۔ ایک مقام یا خطہ کا اجماع تمام زمانوں میں ۔ ایک ہی زمانہ کا اجماع مختلف خطوں

(۱) اس کو صرف زمانہ ما بعد میں حقیقی قرار دیا جاسکتا ہے ۔

Marfat.com

میں ۔ ایک ھی زمانہ کا اجماع مگر تمام خطوں میں ۔ مختلف خطوں کا اجماع مختلف زمانوں میں ۔ مختلف خطوں کا اجماع تمام زمانوں میں ۔ مختلف زمانوں کا اجماع تمام خطوں میں ۔ تمام خطوں کا اجماع تمام زمانوں میں ۔

لیکن موجودہ حالات میں یہ ذیلی تقسیمات غیر ضروری ھیں۔ واقعہ یہ ھے کہ اوپر کی درج کی ھوئی سادہ تر تقسیم بھی آج (سنہ ۱۳۷۳ھ) کے حالات میں متیقن نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ (ج) اور (د) کی تقسیمات کو صرف از منہ مابعد میں متیقّن کیا جا سکتا ھے جب کہ ''امت'' کی موجودگی کے محدود ھونے کا تصور ایک عرصہ تک کارفرما رہ چکا ھو۔ لیکن اس کے بعد بھی اِس امر میں وسیع اختلاف کی گنجائش رھے گی کہ کسی اجماع کے زمانے میں قائم رھنے سے کیا مراد ھے۔

''ب'' کی تقسیم اسی صورت میں متیقن ھوسکے گی جب کہ اسلامی قانون ساری دنیا میں نافذ ھو۔ بدقسمتی سے اس وقت یہ صورت نہیں ھے ۔ (۱)

یہ صحیح ھے کہ بعض خطوں میں اسلامی قوانین پر عمل کیا جارھا ھے اور فی الوقت ھم اس کا لحاظ کرسکتے ھیں۔ لیکن یہ بالکل دوسری صورت ھوگی ۔

تقسیمات الف (۱ تا ۳) موجودہ حالات میں اس قسم کی ھیں جن سے پاکستان یا کسی دوسری اسلامی مملکت کو سروکار ھوسکتا ھے۔ جہاں تک تقسیمات (ج) اور (د) کا تعلق ھے اگر اس امر پر اتفاق ھو بھی جائے کہ زمانہ میں قائم رھنے کا مفہوم کیا ھے تب بھی نظری اور واقعی طور پر اس امر کا امکان نہیں بدل سکتا کہ ان فیصلوں کو منسوخ کیا جاسکتا

۱ ۔ بجز ان چند امور کے جو عبادات مثلاً نماز ' روزہ' اور حج سے متعلق ھیں اور سارے عالم اسلامی میں نافذ العمل ھیں ۔ لیکن اسلام کا شخصی۔ تعزیری ۔ تجارتی ۔ معاشی اور سیاسی قانون زیادہ تر پس پشت ڈال دیا گیا ھے ۔

Marfat.com

ہے، ان پر نظرثانی کی جاسکتی ہے، یا ان کی جگہ دوسرے فیصلے کئے جاسکتے ہیں - اگرچہ قدرتی طور پر ایسے فیصلوں کی قدر و قیمت پھر بھی قائم رہتی ہے (بالخصوص موجودگی کے محدود ہونے کے تصور کو اختیار کرنے کے بعد) جس کے باعث ان کی وقعت اور زیادہ ہوجاتی ہے - در حقیقت یہ قانونی فیصلے اس طرز کے بھی ہوسکتے ہیں جن سے ہمیں قرآن کے مطلق یا غیر اضافی مفہوم کے متیقن کرنے میں مدد ملتی ہے باوجود اس امر کے کہ ہمارا انسانی فہم اضافیت سے معمور ہے -

Marfat.com

"جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ (سن رکھو کہ) خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

[القرآن۔ سورہ یوسف ۱۲ - ۴۰]

فہرست اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰	۱۸	اجماء	اجماع
۱۳	۱۲	بلکد	بلکہ
۱۳	۱۹	ان کے	اس کے
۱۷	۱۳	کرۃ	کرتے
۲۳	۱۷	فیصا	فیصلے
۲۵	۱۸	واضع	وضع
۳۵	۲۲	واضع	وضع
۲۵	۳۲	شہشناھی	شہنشاھی
۳۲	۳	مصنت	مصنف
۴۰	۴	اجماع	اجماع"
۴۱	۱۰	مکالی	مکانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجماع اور باب اجتہاد

بصنفہ

ـ کمال فاروقی

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

اردو ترجمہ

از

مظہر الدین صدیقی

شائع کردہ

مرکزی ادارۂ تحقیقات اسلامیہ

حیدر علی روڈ ـ کراچی

۱۳۸۵ھ ۱۹۶۵ء

Marfat.com